۵۔ صحابہ کرامؓ: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ کے بارے میں اہل سنت کا عقیدہ روافض اور خوارج کے درمیان ہے۔ روافض اہل تشیع کا ایک غالی گروہ ہے، جن میں سے بعض صحابہ کرامؓ اور خلفائے ثلاثہؓ کو (نعوذباللہ) کافر کہتے ہیں، لیکن حضرت علیؓ اور انکی بعض معین اولاد کے متعلق بہت غلو کرتے ہیں۔

ان کے مقابلے میں خوارج ان تمام صحابہ کرامؓ کے متعلق لب کشائی نہیں کرتے جو جنگ جمل وصفین سے قبل وفات پا گئے، یا جو ان جنگوں میں بالکل غیر جانبدار رہے۔ لیکن جو ان خانہ جنگوں میں کسی بھی فریق کی حمایت کے مرتکب ہوئے، سب کو کافر قرار دیتے ہیں۔

اہل سنت والجماعت نبی اکرم ﷺ کے تمام صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ کی فضیلت کا اقرار کرتے ہیں، اور انکو اس امت کی کامل ترین شخصیات سمجھتے ہیں، اور ان سے محبت رکھتے ہیں، لیکن وہ ان میں سے کسی کو بھی معصوم عن الخطا نہیں سمجھتے۔ اور ان کے مابین واقع شدہ جنگوں کو اسلام کے دو خیر خواہ گروہوں کی اجتہادی خطا قرار دیتے ہیں، جس پر ان کی ملامت نہیں کی جائے گی۔ اور آخرت میں دونوں کے حق میں رحمت و مغفرت کی قوی امید رکھتے ہیں۔ ہاں خلافت کے معاملے میں حضرت علیؓ کو ہی چوتھا خلیفہ برحق تسلیم کرتے ہیں، اور فضائل میں بھی حضرت علیؓ کو حضرت امیر معاویہ سے بہتر وبرتر مانتے ہیں۔ اور تمام اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ دین مبین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے درجہ بدرجہ محبت رکھتے ہوئے دعاگو رہتے ہیں: ﴿ربنا اغفر لنا ولإخواننا الذين سبقونا بالإيمان ولاتجعل فی قلوبنا غلا للذين آمنوا ربنا إنك رء وف رحيم۝﴾ (الحشر ۱۰) ''اے ہمارے پروردگار: ہمیں اور ہمارے ان دینی بھائیوں کو معاف فرما جو ایمان میں ہم سے سبقت لے گئے ہیں۔ اور ہمارے دلوں میں ان ایمان والوں سے متعلق کینہ نہ ڈالئے اے ہمارے رب یقیناً تو نہایت شفقت اور خوب رحم والا ہے''۔

قسم الترجمة

بچوں میں جھوٹ کی بیماری کا علاج

ترجمہ: عبد الوہاب خان

بچپن ماں اور بچے کے مابین ایک غیر معمولی تعلق کا نام ہے۔

بچہ میاں بیوی کے درمیان محبت والفت کا رابطہ ہے۔

بچپن ایک تفریح، نشاط وسرور اور حرکت کا نام ہے۔

یقیناً بچے دلوں کا سرور اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔

خالق دو جہاں کا ارشاد ہے: ﴿المال والبنون زينة الحيوة الدنيا﴾ (الكهف ٤٦) ''مال اور بیٹے دنیاوی زندگی کی زیب وزینت ہیں''۔ نیز یہی بچے والدین پر عظیم ذمہ داری ڈالتے اور بڑی مہم بھی سونپتے ہیں۔

محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت مبارکہ میں ایسے متعدد مواقع ملتے ہیں جن میں ہم سید الأمم ومعلم اولین ﷺ کو پیارے بچوں سے الفت ومحبت کا اظہار کرتے اور ان سے کھیلتے، اور ساتھ ہی ان کی تادیب وتربیت کا اہتمام کرتے ہوئے پاتے ہیں۔ آپ ﷺ اپنے نواسوں حسنؓ اور حسینؓ کو چومتے، بغل گیر کرتے (ترمذی ٥/٦١٥) اسامہؓ بن زیدؓ اور حسنؓ بن علیؓ کو گود میں بٹھاتے اور محبت کا اظہار کرتے تھے۔ (بخاری ٧/١١٩) نواسی امامہؓ بنت ابی العاصؓ کو کندھے پر اٹھا کر نماز پڑھتے (بخاری ١/٧٠٣) لے پالک عمرؓ بن ابی سلمہؓ کو اپنے پلیٹ میں ساتھ کھلاتے اور کھانے کے آداب سکھاتے تھے۔ (بخاری ٩/٤٣١)

یقیناً والدین اور بڑے بہن بھائی بلکہ پورا کنبہ اور معاشرہ بچوں کی حسن تربیت سے متعلق رب ذوالجلال کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔

بچوں کی مشفق وہمدرد ماں! تجھ پر فرض ہے کہ تو اپنے بچوں کے لئے بہترین نمونہ زندگی پیش کرے۔

بچوں کا خیر خواہ وانیس باپ! لازماً تیری زندگی اپنے پیارے بچوں کے لئے مشعل راہ ہونی چاہئے۔

کیونکہ معصوم بچوں کے چھوٹے سے ذہن میں ہر وہ چیز اچھی ہوتی ہے جو اس کے والدین کرتے ہیں، اور ہر وہ چیز بری ہوتی ہے جسے اسکے والدین ترک کرتے ہیں۔

میری مسلمان بہن ! ان شاء اللہ ہم بچوں کی تربیت و کردار سازی میں پیش آنے والے ایک عمومی مشکل کا حل پیش کرنے کی کوشش کریں گے۔ جس کا تمام والدین اور تربیت دہندوں کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ ہے ''بچوں میں جھوٹ بولنے کا رجحان''۔

☆ **اسباب:** اس کے حل سے قبل اس رجحان کے اسباب و مقاصد کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں :

(۱) اپنی ذات کا دفاع : بچہ جب امتحان میں فیل ہو جائے یا کسی مفوضہ کام میں ناکام رہے ، یا کسی غلطی کا ارتکاب کر بیٹھے ، تو دفاع کیلئے جھوٹ کا سہارا لیتا ہے۔

(۲) دوسروں پر فخر کرنا : تاکہ دوستوں کو اپنی طرف متوجہ کر سکے اور ان کو تعجب میں ڈال کر اپنی پوزیشن مستحکم ثابت کر سکے۔

(۳) دوسروں کی دیکھا دیکھی : یہ تقلید ہی جھوٹ کا اولین اور عظیم ترین سبب ہے خواہ وہ اپنے والدین سے جھوٹ سیکھے ، یا ماحول کے بچوں سے۔

(۴) اپنے دوست سے پیار و محبت کا اظہار کرتے ہوئے دروغ گوئی کرنا۔

(۵) ذاتی مفادات کے حصول کے خاطر دروغ گوئی کرنا ، اس قسم کو ''غرض مندانہ'' جھوٹ کہتے ہیں۔

(۶) بچے پر بداعتمادی اور اکثر وبیشتر اس پر جھوٹ کا الزام لگانے سے بچے کو یہ شعور ہوتا ہے کہ جھوٹ اس کی شخصیت کا لازمی حصہ ہے اور اس کی فطرت میں شامل ہے۔

(۷) شیخی بگھارنے کا شوق : وہ جھوٹے قصے اور واقعات گھڑتا ہے تاکہ اپنے آپ کو ان قصوں کا ہیرو ثابت کر سکے۔ اس قسم کو ''خیالی جھوٹ'' کہا جاتا ہے۔

(۸) کسی بات میں التباس کی وجہ سے : اگر بچہ والدین یا استاد وغیرہ سے کوئی واقعہ سن لے ، لیکن اسے اچھی طرح یاد نہ رکھ سکے ، تو جب وہ دوسروں کے سامنے قصہ گوئی کرتا ہے تو فراموش کردہ تفاصیل اور واقعات کا تسلسل جھوٹ موٹ سے گھڑ لیتا ہے ، تاکہ اپنے بیان میں نقص اور ناکامی سے بچے۔

(۹) جب بچہ اپنے ساتھیوں کے مقابلے میں احساس کمتری محسوس کرے ، تو اس خفت سے بچنے کے لئے جھوٹ کا سہارا لیتا ہے '' کہ ہمارے باپ کے پاس یہ ہے وہ ہے۔۔۔'' اور اس سبب میں چھوٹوں کے علاوہ بڑے بھی شریک ہوتے ہیں۔

(۱۰) یا بچہ کسی کام سے جان چھڑانے، یا سزا سے بچنے کے لئے دعوی کرتا ہے کہ وہ بیمار ہے، اس قسم کو ''دعوائی دروغ گوئی'' کہتے ہیں۔

(۱۱) عام طور پر بچہ اپنے بھائی یا دوست سے انتقام لینے کی خاطر جھوٹ کا سہارا لیتا ہے۔ خاص طور پر سکولوں میں بچوں کو ایک دوسرے پر تہمت لگا کر شکایت کرنے کی عادت ہوتی ہے۔

(۱۲) جب بچے کو اپنے ابا، امی یا استاد سے پیار کم ملے اور سزا یا دھمکی زیادہ، تو اس پر خوف طاری ہو جاتا ہے تو وہ لگاتار جھوٹ بولنے لگتا ہے۔ یہ قسم عام طور پر ایسے کنبوں میں پایا جاتا ہے جن میں باہم یگانگت اور محبت نہ ہو۔

(۱۳) جب والدین بچے پر اسکی وسعت وصلاحیت سے بڑھ کر حکم نافذ کرتے رہیں، تو اسے سرکشی کرتے ہوئے جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔

(۱۴) خاص طور پر چھوٹا بچہ جب جھوٹ بولتا ہے تو بعض باپ دادا اسے بچے کی ذہانت اور ہشیاری سمجھ کر بہت خوش ہو جاتے ہیں۔ (یہیں سے اس کے کردار کی بنیاد ہی جھوٹ پر استوار ہو جاتی ہے۔)

جھوٹ کے اسباب اور بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہاں اہم اور عام اسباب بیان کئے گئے ہیں۔

☆ **پرہیز:** علاج پر گفتگو کرنے سے قبل ہم احتیاط اور حفظ ماتقدم کے اہم طریقے ذکر کریں گے کیونکہ پرہیز یقیناً علاج سے بہتر ہے۔

(الف) اپنے بچوں کے لئے بہترین عملی نمونہ پیش کریں اور اسے جھوٹ کی عادت ہی نہ ہونے دیں۔

(با) سچ بولنے پر بچے کی تعریف اور ہر اچھے کام پر اس کی حوصلہ افزائی کرنا نہ بھولیں۔

(جیم) سزا ہر مشکل کا حل ہرگز نہیں ہے۔ ہر معاملے کا صحیح اندازہ کرنے کے بعد ہی علاج ہو سکتا ہے۔

☆ **علاج:** ماہرین نفسیات اور تجربہ کار تربیت کنندگان اس مرض کے علاج کے لئے بہت سی تدابیر اور مشورے پیش کرتے ہیں، ہم ان میں سے اہم نکات اختصار کے ساتھ بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں:

(۱) اپنے بچے کے دل میں جھوٹ سے نفرت کی داغ بیل ڈالیں۔ اسے اللہ تعالی کے فرمان ﴿لعنت الله على الكاذبين٥﴾ (آل عمران:٦١) ,,جھوٹوں پر اللہ کی لعنت،، اور پیارے رسول ﷺ کے ارشادات ''وعدہ خلافی، جھوٹ اور خیانت منافق کی نشانیاں ہیں'' (متفق عليه)، ''بے شک سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے'' (بخاری ۱۰/۵۲۳ مسلم ۱٦/۱٥۹) وغیرہ کی یاد دہانی کرتے رہیں۔

اور اس پر یہ حقیقت واضح کریں کہ جھوٹے سے سب لوگ بھی نفرت کرتے ہیں۔ اور جھوٹ کی مذمت کرتے